قسمت کے دھنی

میری ایک بات

منیر احمد بھٹی
mab_nw@yahoo.com

دوسال قبل شہر قائد کے علاقہ بلال کالونی اپنے دوست
محمد علی سے ملنے گئے۔ان سے مکان کے حوالے سے
بات چیت ہورہی تھی اسی دوران انہوں نے کالونی کی
گلیاں،بازاروغیرہ دکھائے۔ایک گلی میں کھڑے ہوکر
انہوں نے ایک عمارت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے
بتایا،،ان کے مالکان قسمت کے دھنی نکلے!یار،پوچھا،
وہ کیسے!انہوں نے بتایا کہ ان لوگوں سے ان کے ایک
جاننے والے نے ڈیڑھ لاکھ روپے قرض لیا تھا۔وعدہ
کاوقت آنے پرانہوں نے رقم واپسی کا تقاضا کیا تو کافی
تگ ودور کے بعد انہوں نے کہا کہ ان کے پاس چند
پرائز بانڈز ہیں وہ لے لیں اور باقی رقم بھی جلد مل
جائے گی۔ چنانچہ انہوں نے 40،40 ہزار کے تین
پرائز بانڈز دے کر اپنا قرض چکایا۔تاہم پرائز بانڈز
نمبر نوٹ کیے ہوئے تھے۔ پرائز بانڈ دینے کے چند
دن بعد قرعہ اندازی ہوئی اور نوٹ کردہ پرائز بانڈ نمبر
لسٹ میں چیک کیے تو پتہ چلا کہ پہلا انعام ساڑھے
کروڑ کا کھل آیا ہے۔اس نے فوری طور پر ادھرادھر
سے ڈیڑھ لاکھ کا انتظام کیا اور اس کے گھر سامنے پہنچ
گیا کہ یہ لیں ڈیڑھ لاکھ روپے اور وہ پرائز بانڈ واپس
کردیں۔ دوسری پارٹی بھی کوئی پاگل نہ تھی۔انہوں
نے سوچا ضرور کوئی مفاد اور لالچ ہے۔اس شخص کے پا
س گزشتہ کئی دنوں سے رقم کا تقاضا کررہے تھے لیکن یہ
ٹال مٹول کررہا تھا۔انہوں نے کہا کہ فی الحال ہیں نہیں
اور اسے ٹرخا دیا۔انہوں نے فوراً انعامی بانڈ چیک کر
کے انعام کی تصدیق کی۔اور پھر آناً فاناً انہوں نے یہ
50 لاکھ کا مکان 23 لاکھ میں فروخت کیا اور پھر نامعلوم
جگہ چلے گئے۔انعام پانے والا اصل شخص ہاتھ ملتا رہا۔
اس کا کہنا تھا کہ انہوں نے یہ گزشتہ کئی سالوں سے
سنبھال رکھے تھے۔اور قسمت نے ساتھ نہیں دیا۔
لیکن درحقیقت یہ قسمت تو ان کی تھی جو رفو چکر ہو گئے۔
یہ تو زندگی میں شاہد پہلی بار فقط سنا کہ سامنے والے گھر
کے قسمت کے دھنی نکلے جو چند دنوں میں لاکھوں،کر
وڑوں پتی بن گئے۔بصورت دیگر صورتحال مختلف ہے
۔ یہاں پر شہری اس انعام کی بلکہ بڑے انعام کے
حصول کے لیے 20 میں اور 30 تیس سالوں سے لا
کھوں روپے کے پرائز بانڈ سنبھالے ہوئے ہیں لیکن
ان میں سے کسی شخص کے منہ سے نہیں سنا کہ ان کا پہلا
،دوسرا یا تیسرا انعام نکلا ہو۔اس قرعہ اندازی میں کس
قدر شفافیت ہے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔اس قرعہ اندازی
سے متعلق 20 اکیس سال قبل کا واقعہ یاد آیا ہمارے
محلے میں ایک دکاندار بیسی (کمیٹیاں)وغیرہ ڈالتا تھا،
وہ دکانداروں سے روزانہ کی بنیاد پر رقم اکٹھی کرتا تھا اور
پھر طے شدہ شیڈول کے مطابق قرعہ اندازی کرتا۔
ایک دن اس نے قرعہ اندازی سے قبل ممبران کی پرچیا
ں لکھیں اور ہمارے چھوٹے بھائی سجاد احمد جس کی اس
وقت عمر چار پانچ سال ہوگی۔اسے بلایا اور کہا کہ یہ پر
چیاں ہیں ان میں ایک کو معمولی سا نشان لگا دیا۔تھو
ڑی دیر بعد آپ کو بلواؤں گا۔اور ایک پرچی اٹھانے کا
بتاؤں گا تو آپ غور سے دیکھ کر یہ پرچی اٹھانی ہے
۔اگر آپ نے یہ پرچی اٹھائی تو کولڈرنگ پلاؤں گا پھر
ایسا ہی ہوا کولڈرنک پلائی اگر واقعی شفافیت ہے تو
20،20 اور 30،30 سالوں میں کسی غریب شخص کو پہلا
انعام دینے پر کوئی خبر زینت کیوں نہیں بنتی۔وہ کون خو
ش قسمت ہیں،وہ کون قسمت کے دھنی ہیں جن کے
پہلے،دوسرے اور تیسرے انعام نکلتے ہیں۔گزشتہ روز
ایک تحریر نظروں سے گزری جو کہ پرائز بانڈ کے حو
الے سے شکایات تھی۔عبدالعزیز خان بھوپالی کو شکوہ
ہے کہ ان کے پاس سات سو سے پرائز بانڈ ہیں جو کہ
گزشتہ 28 سالوں کی 112 قرعہ اندازیوں میں صرف
تیسرا انعام نکلتا رہا۔ایک دفعہ بھی پہلا یا دوسر انعام
نہیں نکلا۔اپنے اس تجربہ کی روشنی میں،میں یہ یقین
کرکے میں حق بجانب ہوں کہ پہلے اور دوسرے
انعام کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ صرف نمائشی
اور خریداروں کو ترغیب دینے کیلئے مشتہر کیا جاتا ہے
۔میرے خیال میں یہ بانڈ یا بینک کی مقتدر شخصیات
کے قبضے میں ہوتا ہے اور قرعہ اندازی کے بعد پہلے اور
دوسرے انعام والے بانڈ کی فہرست میں شائع کردیا جا
تا ہے یا اس کے علاوہ کوئی اور صورت وضع کرلی گئی ہو۔
ورنہ یہ کیسے ممکن ہے کہ 28 سال میں ایک دفعہ بھی پہلا
یا دوسرا انعام نہ نکلے۔اب ایک اور زاویہ،ایک شخص کا
25 ہزار والا بانڈ کھلا تیسرا انعام (پہلا دوسرا تو ہے ہی
نہیں) تین لاکھ 12 ہزار روپے کا نکلا۔انعام یافتہ
شخص خوشی خوشی انعام لینے بینک پہنچا۔ بینک نے
اسے دولاکھ 25 روپے پکڑا دیئے۔بے چارے انعام
پانے والے شخص کی ساری خوشی خاک میں مل گئی۔کیو
نکہ تقریباً 47 ہزار روپے ٹیکس کے مہذب نام سے
بینک نے بھتہ یا خیرات کاٹ لئے جو اسے معلوم نہیں
تھا۔کیونکہ اشتہار جو انعام نکلنے پر شائع کیا جاتا ہے
اس میں کہیں یہ نہیں لکھا ہوتا کہ انعامی رقم پر چار پانچ
فیصد نہیں بلکہ پورا 15 فیصد ظالمانہ ٹیکس لاگو ہے۔یا یہ
چند الفاظ انعامی رقم کے اشتہار میں شائع کرنے سے
بینک شرماتا ہے؟انعامی بونڈ کی خریداری سے حاصل
ہونے والی رقم فوری طور پر منافع بخش اسکیموں میں
لگ کر نفع دینا شروع کر دیتی ہے۔جبکہ خریدے ہو
ئے بانڈ ایک ایک شخص کے پاس سیکڑوں کی تعداد میں
ہوتے ہیں۔بھولے بھٹکے اکا دکا بانڈ کھلتا ہے عبدالعزیز
کا کہنا تھا کہ پہلے دوسرے انعام کی رقم جو لاکھوں اور کر
وڑں میں ہوتی عوام الناس میں خوشی خوشی تقسیم کرے گا
گورنر اسٹیٹ بینک سے گزارش ہے میری معروضات
پر غور وخوض کرکے اس ظالمانہ ٹیکس کا کاٹنے کی روش
ترک کی جائے۔بحر حال عبدالعزیز خان بھوپالی کے
شکایات اور تحفظات اپنی جگہ لیکن یہ حقیقت ہے کہ بنکو
ں میں پرائز بانڈ نکلنے اور انعامات لینے والوں کی بھی
بڑی بڑی لائین دیکھی جاسکتی ہیں اس کے باوجود لاکھو
ں افراد پرائز کے لالچ میں کروڑوں اربوں کے پرائز با
نڈ خرید کر حکومت کی مالی معاونت کرتے ہیں۔
ضرورت اس امر کی ہے کہ متعلقہ طبقے اور حکومتی
ادارے ان پرائز بانڈ کو اعتماد میں لے، ان کے
تحفظات اور شکایات کا ازالہ کرے تا کہ ان قسمت
کے دھنی کی سوئی ہوئی قسمت جاگ جائے۔

قومی پرائز بانڈ کی قرعہ اندازی سے متعلق میڈیا میں اُٹھنے والے سوالات کی وضاحت

محترم مدیر، روزنامہ نوائے وقت،

السلام علیکم،

قومی پرائز بانڈ سے متعلق میڈیا میں اکثر و بیشتر سوالات اٹھائے جاتے ہیں اور حال میں منیر احمد بھٹی کا ایک کالم بعنوان ''قسمت کے دھنی''روزنامہ نوائے وقت میں شائع ہوا ہے، چنانچہ ان معاملات کی وضاحت کرنا یہاں مقصود ہے۔

اس تناظر میں ہم چاہیں گے کہ (الف) قومی پرائز بانڈ کی قرعہ اندازی کی شفافیت پر ظاہر کیے جانے والا غیر ضروری شک و شبہ دور کریں، اور (ب) مذکورہ کالم کے مصنف اور عام افراد کے فائدے کی غرض سے قرعہ اندازی کے عمل سے آگاہی میں اضافہ کریں:

واضح رہے کہ پرائز بانڈ bearer instruments ہیں یعنی یہ جس کے پاس ہوں گے وہی ان کا مالک سمجھا جائے گا، مرکزی محکمہ قومی بچت قومی پرائز بانڈ کا اصل مالک ہے۔ بینکنگ سروسز کارپوریشن، اسٹیٹ بینک آف پاکستان (ایس بی پی بی ایس سی) اس محکمے کے نمائندے کے طور پر بانڈ کا انتظام کرتی ہے۔ محکمہ قومی بچت کے جاری کردہ شیڈول کے مطابق ایک کیلنڈر سال کے دوران 32 قرعہ اندازیاں ایس بی پی بی ایس سی کے مختلف دفاتر میں کی جاتی ہیں۔ ہر قرعہ اندازی کے لیے محکمہ قومی بچت اسلام آباد قرعہ اندازی کی ایک کمیٹی کا اعلان کرتا ہے جس میں اس شہر کے معززین شامل ہوتے ہیں جس شہر میں قرعہ اندازی کرائی جا رہی ہو۔ کمیٹی کے ارکان کا فیصلہ محکمہ قومی بچت ہی کرتا ہے اور اُس کا مقامی دفتر اس بات کا ذمہ دار ہوتا ہے کہ قرعہ اندازی کی تقریب میں چیئرمین سمیت تمام نامزد ارکان کو شریک کرایا جائے۔ ایس بی پی بی ایس سی کا نمائندہ قرعہ اندازی کے سیکرٹری کے طور پر کام کرتا ہے۔ قرعہ اندازی کی تقریب عوام/ میڈیا کے لیے کھلی ہوتی ہے اور اس میں عام افراد کے علاوہ نیوز چینلوں کا عملہ براہِ راست کوریج کے لیے شریک ہوتا ہے۔

قرعہ اندازی فول پروف اور شفاف طریقے سے منعقد ہوتی ہے۔ قرعہ اندازی کے لیے ہیوی مکینکل کمپلیکس، ٹیکسلا میں بنائی گئی اور ہاتھ سے چلائی جانے والی مشینیں استعمال کی جاتی ہیں۔ قرعہ اندازی شروع ہونے سے پہلے اس شہر کے جہاں تقریب منعقد ہو رہی ہو، ایس بی پی بی ایس سی چیف منیجر تمام حاضرین (یعنی عام افراد، مہمانوں وغیرہ) کو قرعہ اندازی کا طریقہ کار بتاتے ہیں۔ کمیٹی کے ارکان اور عام افراد قرعہ اندازی سے پہلے اُن مشینوں کی آزمائش کے لیے اُنہیں چلا کر دیکھتے ہیں۔

قرعہ اندازی کا عمل خصوصی بچوں کی مدد سے انجام دیا جاتا ہے اور قرعہ اندازی کی مشینیں اُن سے چلوائی جاتی ہیں۔ خصوصی بچوں میں سے ایک بچہ مشین کا لیور (lever) کھینچتا ہے جس سے راڈ کے گرد ہر ڈسک/ کیوب میں 0 تا 9 تمام 10 ہندسے بیک وقت، بے ترتیبی سے اور آزادی سے گھومتے ہیں۔ جب ڈسک/کیوب رک جاتی ہے تو چھ (06) ہندسے چھ کھڑکیوں سے نظر آنے لگتے ہیں۔ قرعہ اندازی کمیٹی کے اراکین میں سے ایک (مرکزی محکمہ قومی بچت کا اہل کار) چھ ہندسوں پر مشتمل جیتنے والے نمبر کو با آواز بلند پڑھتا ہے۔ سیکریٹری مذکورہ نمبر کو فوراً ہی ریکارڈ کر لیتا ہے۔ اس طرح جو نمبر قرعہ اندازی میں نکلتے ہیں انہیں با آواز بلند پکارا جاتا ہے، ملٹی میڈیا کے ذریعے عوام کو دکھایا جاتا ہے اور پیپر شیٹ/وائٹ بورڈ پر لکھ کر اسے ایک رجسٹر میں ریکارڈ کیا جاتا ہے، جس پر قرعہ اندازی کمیٹی کے تمام اراکین کے دستخط ہوتے ہیں۔ قرعہ اندازی کے نتائج فوری طور پر علاقائی محکمہ قومی بچت اور مرکزی محکمہ قومی بچت کو فراہم کیے جاتے ہیں۔
قرعہ اندازی کے بعد دو کاروباری دنوں کے اندر انہیں اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر لگا دیا جاتا ہے۔

مزید وضاحت کی جاتی ہے کہ پہلے اور دوسرے انعامات کی تعداد کم ہوتی ہے، اس کے مقابلے میں تیسرے انعامات بڑی تعداد میں ہوتے ہیں جس کی وجہ سے تیسرا انعام جیتنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ ودہولڈنگ ایجنٹ کی حیثیت سے ایس بی پی بی ایس سی قانونی طور پر اس بات کا پابند ہے کہ فیڈرل بورڈ آف ریونیو وقتاً فوقتاً جو قابلِ اطلاق شرح مقرر کرے اس شرح سے ودہولڈنگ ٹیکس کی کٹوتی کرے۔

واضح رہے کہ قرعہ اندازی کے اتنے مفصل عمل کے ساتھ جس میں زیادہ سے زیادہ شفافیت اور کنٹرولز کے کئی مدارج موجود ہوں، اس میں کسی بھی طرح سے قرعہ اندازی کے عمل اور اس کے نتائج پر اثر انداز ہونے/غلط استعمال کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

آخر میں، اگر مصنف یا عوام ایس بی پی بی ایس سی کے کسی آفس پر کسی قرعہ اندازی کی تقریب میں شرکت کے خواہش مند ہوں تو ایس بی پی بی ایس سی انہیں خوش آمدید کہے گا۔

عابد قمر

ترجمانِ اعلیٰ، بینک دولت پاکستان

****